حافظ محمد علی شیخ

"سیّد الشہداء" (رضی اللہ عنہ)

ہر دور میں نااہل، ناواقف اور پروپیگنڈہ کرنے والے لوگ ہوتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے آپ کو بہت پڑھا لکھا (Welleducated) سمجھتے ہیں۔ اصل میں یہی لوگ دین کے معاملے میں چٹے ان پڑھ اور لاعلم ہوتے ہیں۔ جو جھوٹے پروپیگنڈوں کے ذریعے مسلمانوں کا حقیقت سے رخ موڑنے کی کوشش کرتے ہیں۔ لیکن کسی نہ کسی موقع پر وہ اپنے احمق ہونے کا ثبوت بھی دے دیتے ہیں۔ کیونکہ مثل مشہور ہے کہ "کوا چلا ہنس کی چال، اپنی بھی بھول گیا۔" یہ مثل مجھے ایک کتاب دیکھ کر یاد آئی میٹرک کے طلباء کے لیے نصاب اردو کی ایک امدادی کتاب "آئینۂ اردو" (گرامر اینڈ کمپوزیشن) کہ جس کے مؤلفین اب طاہر صدیقی (ایم اے، ایم ایڈ) اور ابو فاروق صدیقی (ایم اے، ایم ایڈ) ہیں کے صفحات ۴۴۴، ۴۴۵ پر "اسم علم" کی اقسام کے بیان میں "لقب" کی مثال دیتے ہوئے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو سید الشہداء کا لقب دینے والے مؤلفین کا خیال ہے کہ وہ لوگوں کو علم سے روشناس کرا رہے ہیں۔ لیکن انہیں کیا معلوم کہ وہ خود دین سے دور اور اسلام سے دور ہونے کا ثبوت دے رہے ہیں۔ اے کاش! وہ ہوش کے ناخن لیں اور تاریخ کا مطالعہ کریں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس قول کی نفی کرنے سے باز رہیں جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پیارے چچا سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو سید الشہداء کا لقب دیا۔ میں یہاں تفصیل سے سیدنا امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت اور آپ کے سید الشہداء کے لقب سے ملقب کیے جانے کے بارے میں لکھنا چاہوں گا تا کہ حقیقت سب کے سامنے آسکے۔

غزوۂ اُحد میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی شہادت:

سیدنا امیر حمزہؓ غزوۂ بدر اور غزوۂ احد دونوں میں شریک ہوئے، جوہر شجاعت دکھائے توحید کے دشمنوں کو للکارا اور لات وعزیٰ کے چھکے چھڑا دیے۔ بخاری شریف میں ہے کہ جبیر ابن مطعم کے چچا طعیمہ کو بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے قتل کیا تھا۔ اس کو اپنے چچا کے قتل کا بہت افسوس تھا۔ اس نے اپنے غلام وحشی کو کہا کہ اگر تو حمزہ رضی اللہ عنہ کو کسی طرح قتل کر دے تو میں تمہیں آزاد کر دوں گا۔ وحشی یہ سن کر اس فکر میں رہتا کہ اب اگر مسلمانوں سے جنگ ہوئی تو میں اس میں شامل ہو کر ضرور حمزہؓ کے قتل کی کوشش کروں گا۔ تا کہ مجھے غلامی سے نجات مل جائے۔ جب جنگ احد کے لئے قریش مکہ جانے لگے تو وحشی بھی اپنا مذموم ارادہ لے کر ان کے ہمراہ ہو گیا۔ وحشی کا اپنا بیان ہے کہ میں احد میں ایک پتھر کے پیچھے چھپ کر بیٹھ گیا اور اس انتظار میں رہا کہ جونہی حضرت حمزہؓ میرے سامنے آئیں تو میں اپنے خاص داؤ سے ان پر حملہ کر دوں۔ چنانچہ میں نے دیکھا کہ سباع نامی ایک شخص میدان میں اترا اور آتے ہی للکارا۔ ھل من مبارز۔ ہے

کوئی میرا مقابل؟ حضرت حمزہؓ نے میدان میں آتے ہی فرمایا۔

یا سباع یا ابن انمار مقطعته الینطور اتحاد اللّٰہ ورسولہ

(اے سباع! اے عورتوں کا ختنہ کرنے والی ماں کے بیٹے، کیا تو اللہ اور اس کے رسول کا مقابلہ کرتا ہے؟)

یہ کہتے ہوئے شیر کی طرح جھپٹے اور ایک آن میں اس کافر کو جہنم رسید کر دیا۔

جونہی حضرت حمزہؓ اس کے قتل سے فارغ ہو کر میرے سامنے سے گزرنے لگے تو میں نے چپکے سے اپنا ''حربہ'' (نیزہ) پھینکا جو سیدھا آپ کی ناف کے قریب پہنچا اور پیٹ چاک کرتے ہوئے گزر گیا۔ حضرت حمزہؓ اسی ایک حربے سے شہید ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

ہند کا وعدہ:

وحشی کا کہنا ہے کہ ہند بنت عتبہ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر تو حمزہؓ کو جو میرے باپ عتبہ کا قاتل ہے قتل کر دے گا تو میں تجھے منہ مانگا انعام دوں گی۔ وہ مجھے اس بات پر ہر وقت اکساتی رہتی تھی کہ اگر تو نے آزادی حاصل کرنی ہے اور انعام حاصل کر کے دنیا میں عیش و آرام کی زندگی بسر کرنی ہے تو حمزہؓ کو قتل کر کے اس کا کلیجہ (جگر) نکال کر مجھے لا دینا۔ میں نے اس سے بھی وعدہ کر رکھا تھا۔ اس لئے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو شہید کر کے ان کا جگر نکال کر لے آیا۔ اس طرح حضرت حمزہؓ کو شہید کر کے میں نے آزادی حاصل کی اور مجھے ہند نے بہت سے کپڑے اور اپنے زیورات اتار کر انعام میں دیئے۔ حضرت حمزہ کو شہادت کے بعد بھی معاف نہیں کیا گیا بلکہ آپ کی لاش کی بے حرمتی کی گئی۔ آپ کا ناک کاٹا گیا۔ آپ کے کان کاٹے گئے، جگر نکالا گیا، آنکھوں میں نیزے مارے گئے، دانت توڑے گئے، زبان کاٹی گئی، اور اعضاء کا ہار بنایا۔ یوں اس شہید اعظم کے جسم کے ایک ایک حصے نے شہادت کا حق ادا کر دیا۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم چچا کی لاش پر:

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ کے خاتمہ پر صحابہ کرامؓ کو حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش تلاش کرنے کا حکم دیا۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ تلاش کرتے ہوئے حضرت حمزہؓ کے پاس پہنچے۔ ان کی اس ہیئت و حالت کو دیکھ کر رونے لگے۔ واپس آ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ساتھ لے کر گئے۔ آپ نے اپنے محبوب چچا کی لاش کو دیکھا تو کان اور ناک کٹے ہوئے ہیں۔ پیٹ اور سینا چاک ہیں۔ جسم مبارک زخموں سے چور چور ہے۔ اس جگر خراش اور دل آزار منظر کو دیکھ کر بے اختیار دل بھر آیا اور فرمایا کہ...... ''آپ پر اللہ کی رحمت ہو۔ جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ تو بڑے ہی مخیر اور صلہ رحمی کرنے والے تھے۔ اگر صفیہ (اپنی پھوپھی) کے حزن وملال اور رنج و غم کا خیال نہ ہوتا تو میں آپ کو یہاں اسی طرح چھوڑ دیتا، تاکہ درند

اور پرند آپ کو کھاتے اور قیامت کے دن آپ انہیں کے شکم سے اٹھتے "۔ اسی جگہ کھڑے کھڑے نبی ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ خدا کی قسم اگر خدا نے مجھ کو کافروں پر غلبہ عطا فرمایا تو میں آپؓ کے بدلے ستر کافروں کا مثلہ کروں گا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد فرمانا ہی تھا کہ عرش سے اللہ پاک کا حکم اور فرمان آ گیا۔

"فان عاقبتم فعاقبو بمثل ماعوقبتهم به ولئن صبرتم لهو خير للصابرين واصبز وماصبرک الا باالله ولا تحزن عليهم ولا تكن فى ضيق مما يمكرون. ان الله مع الذين اتقو الذين هم محسنون. (پ۱۴ سورة نخل")

(ترجمہ: اگر تم بدلہ لو تو اتنا ہی بدلہ لو جتنا کہ تم کو تکلیف پہنچائی گئی تھی اور اگر تم صبر کرو تو البتہ وہ بہتر ہے صبر کرنے والوں کے لئے، اور صبر کیجئے اور آپ کا صبر کرنا محض اللہ کی امداد اور توفیق سے ہے اور نہ آپ ان (کافروں) پر غمگین ہوں اور نہ ان کے مکر سے تنگ دل ہوں۔ بے شک اللہ صبر کرنے والوں اور نیکوکاروں کے ساتھ ہے۔)

بارگاہ نبوت سے سید الشہداء کا خطاب:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کی لاش مبارک کو اس حالت میں دیکھا تو آپ رو پڑے، روتے روتے آپ کی ہچکی بندھ گئی (مفہوم روایت)...... اور آپ نے فرمایا

سيد الشهداء عندالله يوم القيامة حمزه

شہیدوں کے سردار اللہ کے ہاں قیامت کے دن حمزہؓ ہوں گے۔ (مستدرک حاکم ج ۳ ص ۱۹۹)

سید الشہداء کا نبوی اعزاز صرف اور صرف حضرت حمزہؓ کے لئے ہوگا۔ آپ کے سوا یہ خطاب کسی کو نہ سجتا ہے اور نہ جائز ہے۔ کیونکہ بارگاہ نبوت کی یہ عطا ہی حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کے لئے ہے۔

(حیوۃ الصحابہ ج ۳ ص ۶۰۰-۵۹۷)

حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ کو یہ لقب سید کائنات مولائے کائنات محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ دینی امور میں حضور صلی اللہ علی وسلم کے ارشادات وحی والہام ہوتے ہیں۔ شریعت کا حصہ ہوتے ہیں لہذا کسی اور کو سید الشعداء بنانے والے وحی و الہام کے منکر، شریعت مطہرہ کو بگاڑنے والے اور یہودیوں کے پیروکار ہی ہو سکتے ہیں۔ یہودیوں نے بھی دین موسوی کو بگاڑا اور اس کا چہرہ انور مسخ کرنے کی مذموم کوشش کی۔ آج بھی جو لوگ انہی جیسے اعمال میں مبتلا ہیں، انہیں اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے۔